پرنٹنگ پریس سے متعلق مسائل

مفتی وزیر احمد

جامعہ ضیائے مدینہ ماہی والا لیہ۔

(قسط ۸)

تورات اور انجیل کی اشاعت؟

اس مقام پر چار امور قابل ذکر ہیں۔۱۔پہلی کتابوں پر ایمان لانے سے متعلق۔۲۔ان میں تحریف کا ثبوت۔۳۔انہیں پڑھنا؟۔۴۔ایک مسلمان ناشر کا موجودہ تورات و انجیل کی نشرواشاعت کا بھرپور طریقہ سے اہتمام کرنا؟

تورات اور انجیل ،کلام الٰہی ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ کتب سے ہیں،ان کی سچائی میں کوئی شک وشبہ ہے نہ اس کی ذرہ بھر گنجائش ،جب جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان سے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ"(متفق علیہ) یعنی اللہ تعالیٰ ،فرشتے،کتابوں،اس کے رسولوں اور یوم آخرت کو ماننا اور اچھی ،بری تقدیر ماننا۔

کتب سماویہ پر ایمان لانے سے متعلق متعدد ارشادات باری تعالیٰ بھی ملاحظہ ہوں:

ارشاد فرمایا: وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ۔ (البقرۃ:۴)

اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا اور آخرت پر یقین رکھیں (کنز الایمان)

ارشاد فرمایا: قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا

نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُوْنَ۔ (البقرۃ:۱۳۶)

یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا اور جو اتارا گیا ابراھیم و اسماعیل و اسحاق ویعقوب اور ان کی اولاد پر اور جو عطا کئے گئے موسیٰ وعیسیٰ اور جو عطا کئے گئے باقی انبیاء اپنے رب کے پاس سے ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے اور اللہ کے حضور گردن رکھے ہیں۔ (کنزالایمان)

ارشادفرمایا: كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً قف فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًا م بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (البقرہ:۲۱۳)

لوگ ایک دین پر تھے پھر اللہ نے انبیاء بھیجے خوش خبری دیتے اور ڈر سناتے اور ان کے ساتھ سچی کتاب اتاری کہ وہ لوگوں میں ان کے اختلافوں کا فیصلہ کر دے اور کتاب میں اختلاف انہیں نے ڈالا جن کو دی گئی تھی بعد اس کے کہ ان کے پاس روشن حکم آ چکے آپس کی سرکشی سے تو اللہ نے ایمان والوں کو وہ حق بات سوجھا دی جس میں جھگڑ رہے تھے اپنے حکم سے اور اللہ جسے چاہے سیدھی راہ دیکھائے۔ (کنزالایمان)

ارشادفرمایا: نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰةَ وَالْاِنْجِيْلَ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ۔ (آل عمران:۳،۴)

اس نے تم پر یہ سچی کتاب اتاری اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی اور اس نے اس سے پہلے توریت و انجیل اتاری لوگوں کو راہ دیکھاتی اور فیصلہ اتارا بے شک وہ جو اللہ کی آیتوں سے منکر ہوئے ان کے لیے سخت عذاب ہے اور اللہ غالب بدلہ لینے والا ہے ۔ (کنزالایمان)

ارشادفرمایا: هٰاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ (آل عمران:۱۱۹)

یہ جو تم ہو تم تو انہیں چاہتے ہو اور وہ تمہیں نہیں چاہتے اور حال یہ کہ تم سب کتابوں پر ایمان لاتے ہو۔ (کنزالایمان)

اُن میں تحریف سے متعلق ارشادات باری تعالیٰ

یہود ونصاریٰ نے تورات اورانجیل میں تحریف، تبدیلی، اضافے، کمی اور ہرایک کتاب کے متضاد اس قدر نسخے بناڈالے جوایک دوسرے کی تکذیب اور تنسیخ کرتے ہیں، اسی باعث حق اور باطل کی اس قدر امیزش ہوئی جس میں تمیز بنی آدم کے لئے محال ٹھہری، اللہ رب العزت نے اس امر کی بھی قرآن پاک میں متعدد مقامات پرنشاندہی فرمائی، چنانچہ ارشادفرمایا:

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ (البقرہ:۷۹)

توخرابی ہے ان کے لیے جو کتاب اپنے ہاتھ سے لکھیں پھر کہہ دیں یہ خدا کے پاس سے ہے کہ اس کے عوض تھوڑے دام حاصل کریں توخرابی ہے ان کے لیے ان کے ہاتھوں کے لکھے سے اورخرابی ان کے لیے اس کمائی سے۔(کنزالایمان)

ارشادفرمایا: وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (البقرۃ،۴۲)

اورحق سے باطل نہ ملاؤ اور دیدہ ودانستہ حق کو نہ چھپاؤ۔(کنزالایمان)

ارشادفرمایا: وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ (البقرہ:۷۵)

اوران میں کا توایک گروہ وہ تھا کہ اللہ کا کلام سنتے پھر سمجھنے کے بعد اسے دانستہ بدل دیتے۔(کنزالایمان)

يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ (المائدہ:۱۳)

اللہ کی باتوں کوان کے ٹھکانوں سے بدلتے ہیں اور بھلا بیٹھے بڑا حصہ ان نصیحتوں کا جوانہیں دی گئیں اورتم ہمیشہ ان کی ایک نہ ایک دغا پر مطلع ہوتے رہوگے

ارشادفرمایا: يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ (المائدہ:۴۱)

اللہ کی باتوں کوان کے ٹھکانوں کے بعد بدل دیتے ہیں۔(کنزالایمان)

ارشادفرمایا: وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ (آل عمران:۷۵)

اوراللہ پر جان بوجھ کرجھوٹ باندھتے ہیں۔(کنزالایمان) ارشادفرمایا:

لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (آل عمران:۷۱)

حق میں باطل کیوں ملاتے ہو اور حق کیوں چھپاتے ہو حالانکہ تمہیں خبر ہے (کنز الایمان) □

ارشاد فرمایا: وَاِنَّ مِنْ هُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتَابِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتَابِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ (آل عمران:۷۸)

اور ان میں کچھ وہ ہیں جو زبان پھیر کر کتاب میں میل کرتے ہیں کہ تم سمجھو یہ بھی کتاب میں ہے اور وہ کتاب میں نہیں اور وہ کہتے ہیں یہ اللہ کے پاس سے ہے اور وہ اللہ کے پاس سے نہیں اور اللہ پر وہ دیدہ ودانستہ جھوٹ باندھتے ہیں۔(کنز الایمان)

اہل کتاب کی کتابیں پڑھنا؟

مذکورہ بالا ہردوعنوان کے ذیل میں قرآن پاک کی ایسی آیات بینات ذکر کی گئی ہیں جن میں اللہ رب العزت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل نازل ہونے والی کتابوں پر ایمان لانے سے متعلق ارشاد فرمایا اور اہل کتاب نے ان میں جو تحریف کی اس کا ذکر بھی کیا، قرآن پاک نہ تو کل کی تصدیق کرتا ہے، نہ کل کو تحریف شدہ فرماتا ہے، اور موجودہ تورات جس میں انبیاء علیہم السلام سے متعلق بہت نازیبا عبارات لکھی ہوئی ہیں، ایسے کلمات اس امر کی غمازی کرتے ہیں کہ یہ عبارات کلام اللہ نہیں، اور نہ ایسی کتاب ہدایت کا باعث ہے، بلکہ اب اگر اصلی تورات اور انجیل مل جائے اور خود توریت اور انجیل والے انبیاء علیہما السلام بھی تشریف لے آئیں تب بھی ہدایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے پاس ملے گی، قیامِ قیامت تک ہدایت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں منحصر ہے، سابقہ آسمانی کتب پہلے ہدایت تھیں اب نہیں، قرآن وسنت کے سوا ان کتابوں سے ہدایت حاصل کرنا ممنوع ہے، اور عامۃ الناس کو انہیں پڑھنا بھی روا نہیں اور جو لوگ راسخ العقیدہ ہوں جب انہیں مخالف کی تردید کی ضرورت ہو تو ان کے لیے جائز ہے۔ مسلمان ناشرین کو موجودہ تورات وانجیل کی نشرواشاعت کا بھرپور طریقہ سے اہتمام کرنا بھی ممنوع ہے کیونکہ جب ان کتب کا محرف ہونا قرآن سے ثابت ہے تو پھر انہیں مکمل طور کلام الٰہی سمجھتے ہوئے شائع کرنا اور سیل کرنا کیونکر روا ہوسکتا ہے؟

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تورات کاایک نسخہ لا کر پڑھنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ انور سے ناپسندیدگی کے آثار اس قدر نمایاں تھے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور دیکھا تو بولے ''میں اللہ اور اس کے رسول کے غضب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں ہم اللہ کی ربوبیت، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفی کے نبی ہونے سے راضی ہیں'' چنانچہ مکمل واقعہ کی تفصیل اس طرح ہے۔

حضرت جابر سے روایت ہے۔

اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنُسْخَۃٍ مِّنَ التَّوْرَاۃِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذِہٖ نُسْخَۃٌ مِّنَ التَّوْرَاۃِ فَسَکَتَ فَجَعَلَ یَقْرَءُ وَوَجْہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَغَیَّرُ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ ثَکِلَتْکَ الثَّوَاکِلُ مَا تَرٰی مَابِوَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ عُمَرُ اِلٰی وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِ اللّٰہِ وَ غَضَبِ رَسُوْلِہٖ رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ بَدَا لَکُمْ مُوْسٰی فَاتَّبَعْتُمُوْہُ وَتَرَکْتُمُوْنِیْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ وَلَوْ کَانَ حَیًّا وَّاَدْرَکَ نُبُوَّتِیْ لَاتَّبَعَنِیْ

کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں توریت کا نسخہ لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ توریت کا نسخہ ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے پڑھنے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور متغیر ہونے لگا ابو بکر بولے کہ تمہیں رونے والیاں روئیں تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کا حال نہیں دیکھتے تب حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور دیکھا تو بولے میں اللہ اور اس کے رسول کے غضب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں ہم اللہ کی ربوبیت اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے راضی ہیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی قسم جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے اگر آج حضرت موسیٰ ظاہر ہو جائیں اور تم ان کی پیروی کرو اور مجھے چھوڑ دو تو سیدھے راستے سے بھٹک جاؤ گے یعنی گمراہ ہو جاؤ گے اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے اور میری نبوت پاتے تو میری پیروی کرتے۔

(سنن الدارمی، رقم الحدیث، ۴۳۵، قدیمی کتب خانہ کراچی)

اعتراض: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

كَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُوْنَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا اَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا الْاٰيَةَ

کہ اہل کتاب مسلمانوں کے سامنے عبرانی زبان میں توریت پڑھ کر عربی میں ترجمہ کرتے تھے تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل کتاب کو نہ سچا کہو نہ جھوٹا یہ کہہ دو کہ ہم اللہ پر اور اس پر ایمان لائے جو ہماری طرف اتارا گیا ہے۔ (بخاری، رقم الحدیث:۴۴۸۵، دارالکتاب العربی بیروت لبنان)

جواب: اس روایت میں بھی اہل کتاب کی تصدیق کی نہی ہے، اور نہی اہل کتاب کی شہادت کے رد اور عدم قبول پر دلالت کرتی ہے، مزید مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''یہاں توریت کی وہ آیتیں مراد ہیں جن کا سچ اور جھوٹ ظاہر نہ ہو ورنہ اگر اہل کتاب حضرت مسیح یا حضرت عزیر کی الوہیت کی آیتیں پیش کریں تو یقینا جھوٹی کہی جائیں گی، منشائے حدیث یہ ہے کہ توریت اور انجیل کچھ صحیح بھی تھیں، کچھ ملاوٹی بھی لہذا ہر آیت میں سچ جھوٹ کا احتمال تھا اس لئے احتیاطا یہ حکم دیا گیا ،خیال رہے کہ اب ان کتابوں کی ایک بھی اصلی آیت موجود نہیں یہ ترجمے کلام الٰہی نہیں ہیں، تا کہ اصل کتاب کا انکار نہ ہو جائے اور نہ غیر کتاب کا اقرار، خیال رہے کہ یہ حکم اولاً تھا بعد میں تو حضور نے عمر فاروق جیسے صحابی کو توریت پڑھنے سننے سے ہی منع فرما دیا اور فرمایا کہ میرے پاس کیا نہیں ہے جو تم توریت میں ڈھونڈتے ہو اگر موسیٰ علیہ السلام بھی موجود ہوتے تو میری پیروی کرتے''

(مرآۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، ۱/ ۱۵۰؛ مکتبہ اسلامیہ لاہور)

اہل کتاب کی کتابوں اور ان کے مشابہ دیگر کتب سے متعلق متنوع پہلوؤں پر ''موسوعہ فقہیہ'' میں تفصیل کے ساتھ درج ہے۔ حنفیہ اور حنابلہ کا مذہب ہے کہ اہل کتاب کی کتابوں کو دیکھنا جائز نہیں ہے، ابن عابدین نے عبدالغنی نابلسی کا قول نقل کیا ہے: ہمیں توریت اور انجیل میں سے کچھ دیکھنے سے منع کیا گیا ہے، خواہ انہیں ہم تک کفار یا ان میں سے اسلام لانے والے نقل کریں۔ امام احمد سے توریت، انجیل اور زبور وغیرہ کے پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو وہ ناراض ہو گئے، اس کا ظاہر انکار ہے، قاضی نے اسے ذکر کیا ہے، اور استدلال کیا ہے:

''اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى فِيْ يَدِ عُمَرَ قِطْعَةً مِّنَ التَّوْرَاةِ غَضِبَ وَ

قَالَ: أَلَمْ آتِ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً"

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے ہاتھ میں توریت کا ایک حصہ دیکھا تو غضبناک ہوئے، اور فرمایا: کیا میں اسے روشن اور صاف لے کر نہیں آیا۔

ابن حجر نے پوری حدیث ذکر کرتے ہوئے کہا: حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے توریت کا ایک حصہ عربی میں نقل کیا اور اسے لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پڑھنے لگے، ادھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہونے لگا تو ایک انصاری شخص نے کہا: اے ابن الخطاب تمہیں برا ہو کیا تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ نہیں دیکھتے ،تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لَا تَسْأَلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ فَإِنَّهُمْ لَنْ يَهْدُوكُمْ وَقَدْ ضَلُّوا ،وَإِنَّكُمْ إِمَّا أَنْ تُكَذِّبُوا بِحَقٍّ أَوْ تُصَدِّقُوا بِبَاطِلٍ، وَاللهِ لَوْ كَانَ مُوسَى بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ مَا حَلَّ لَهُ إِلَّا أَنْ يَتَّبِعَنِي"" تم اہل کتاب سے کسی چیز کے بارے میں مت پوچھو، وہ تمہیں ہرگز ہدایت نہیں دیں گے، وہ خود گمراہ ہو چکے ہیں، اور تم یا تو کسی حق کو جھٹلا دو گے یا کسی باطل کی تصدیق کر بیٹھو گے، بخدا اگر موسیٰ علیہ السلام تمہارے درمیان ہوتے تو انہیں بھی میری اتباع سے چارہ کار نہ ہوتا"

ایک شخص نے حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا کو ہدیہ بھیجا تو انہوں نے فرمایا: مجھے اس شخص کے ہدیہ کی ضرورت نہیں ہے، مجھے خبر ملی ہے کہ وہ پہلی کتابوں کی تلاش میں رہتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَى عَلَيْهِمْ" ان لوگوں کے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ ہم نے آپ کے اوپر کتاب نازل کی ہے جو ان کو سنائی جاتی ہے۔

ابن حجر نے فتح الباری میں شیخ بدرالدین زرکشی سے نقل کیا ہے انہوں نے فرمایا: بعض متاخرین کو دھوکہ ہوا ہے، انہوں نے توریت کا مطالعہ کرنا جائز سمجھ لیا، اس بنیاد پر کہ تحریف صرف معنیٰ میں ہوئی ہے، زرکشی کہتے ہیں: یہ قول غلط ہے، اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ انہوں نے تحریف کی اور تبدیلی کر ڈالی۔

ان کتابوں کو دیکھنے اور ان کو لکھنے میں مشغول ہونا بالاتفاق جائز نہیں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس توریت کے کچھ حصے پر مشتمل صحیفہ دیکھا تو غضب ناک ہوئے، اگر یہ معصیت نہ ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم غصہ نہ ہوتے۔

ابن حجر نے مختلف طرق سے اس حدیث کی متعدد روایات ذکر کرنے کے بعد کہا: ظاہر یہ

ہوتا ہے کہ یہ کراہت تنزیہی ہے تحریمی نہیں، پھر فرماتے ہیں: بہتر یہ ہے کہ اس مسئلہ میں یوں فرق کیا جائے کہ جو لوگ مستحکم اور پختہ ایمان رکھنے والوں میں نہ ہوں ان کے لیے ایسی کوئی چیز دیکھنا جائز نہیں، اور راسخ العقیدہ ہوں ان کے لیے جائز ہے، بالخصوص جبکہ مخالف کی تردید کی ضرورت ہو، اس کی دلیل یہ بھی ہے کہ قدیم وجدید ائمہ نے توریت سے اقتباسات نقل کئے اور یہود پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرنا خود ان کی کتابوں سے ان پر لازم کیا، اگر یہ ائمہ توریت پر نظر ڈالنے کو درست نہ سمجھتے تو یہ عمل نہ کرتے اور نہ اس پر ان کا تعامل ہوتا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی حرمت کی دلیل نہیں ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ناپسندیدہ عمل پر ناراض ہوتے ، اور کبھی ایسے عمل پر بھی جو خلاف اولی ہو جبکہ وہ عمل ایسے شخص سے صادر ہو جس کی وہ شایان شان نہ ہو، جیسے فجر کی نماز میں طویل قرأت کرنے پر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی ، اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی واضح بات کو سمجھنے میں کوتاہی کرنے پر بھی ناراض ہوئے ، جیسے اونٹ کے لقطہ کے بارے میں پوچھنے والے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی۔

حنابلہ نے کہا: اہل بدعت کی کتابیں دیکھنا جائز نہیں ہے، اور نہ وہ کتابیں جو حق اور باطل پر مشتمل ہوں، اور نہ ان کی روایت کرنا درست ہے کہ اس سے عقائد بگڑنے کا نقصان ہے۔(موسوعہ فقھیہ ، ۳۴/۲۱۶، المجمع الاسلامی الھند)

معروف محقق علامہ ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی لکھتے ہیں:

وَ قَدْ تَكُونُ حَرَامًا غَيْرَ صَحِيْحَةٍ اِتِّفَاقًا كَالْوَ صِيَّةِ بِمَعْصِيَةٍ ، كَبِنَاءِ كَنِيْسَةٍ اَوْ تَرْمِيْمِهَا.

کبھی وصیت حرام ہوتی ہے اور (وصیت) کی یہ قسم بالاتفاق غیر صحیح ہے ، جیسے معصیت کی وصیت (مثلاً موصی نے) کنیسہ کی تعمیر کی وصیت کی ، یا اس کی مرمت کی وصیت کی۔

(الفقہ الاسلامی وادلتہ، ۸/۲۱، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

کتابت اور پرنٹنگ ایک کام ہے، جن کتابوں کی کتابت معصیت ہے، ان کی پرنٹنگ میں کب اباحت ہوگی، جبکہ کتابت اور پرنٹنگ کے عمل میں بہت فرق ہے ، ایک اچھا کاتب سال میں ایک بک کی کتابت بمشکل مکمل کرسکتا تھا اور پرنٹنگ پریس پر فقط ایک دن میں ہزاروں کاپیاں تیار ہوجاتی

ہیں،لہذا تورات اورانجیل کی کتابت سے متعلق جوحکم ہے، وہی حکم ان کی پرنٹنگ کا بطریق اولیٰ ہوگا، جب ان کی کتابت معصیت ہے توان کی بھرپورطریقہ سے اشاعت کب درست ہوگی، جب کہ موجودہ تورات اورانجیل اصل تورات اورانجیل نہیں ہیں، بلکہ محرف کے ترجمے ہیں۔

جوکتابیں صریح ضلالت پر مشتمل ہوں یاان سے اخلاق خراب ہونے کا قوی اندیشہ ہو؟

ارض پاک میں مذہب یاکسی اورنام پرقائم مکتبات پرجہاں اسلامی نظریات کی حامل کتب میسرہیں،وہاں بعض ناشرین نے اپنے مکتبوں سے ایسی کتابیں بھی شائع کی ہیں ،جوکفراورضلالتوں کے مجموعے ہیں،جن کتابوں میں گستاخانہ عبارات سے متعلق ایک فکرکے لوگ عرصہ نصف صدی سے صدابلندکررہے ہیں،اُسی نظریہ کے حامل ناشرین مال وزرسمیٹنے کی حرص اورلالچ میں کفراورضلالتوں کے مجموعے اوراپنے مخالف نظریہ کی کتابیں چھاپ بھی رہے ہیں ،اوران کے عمدہ اشتہاربھی لگارہے ہیں،بعض بھلے مانس ناشرین نے ایسالٹریچرنقل اورجعل سازی کی صورت میں بھی اپنے مکتبوں سے شائع کیاہے''ان کے ہاتھ کی صفائی یادائیں ہاتھ کاکھیل'' کہنے کے ساتھ ساتھ امت مسلمہ کے جذبات سے کھیلنے سےتعبیرکرسکتے ہیں ،ایسے کام کودین متین کی خدمت کاکام تونہیں کہہ سکتے ،افسوس سے کہناپڑتاہے کہ''اگرسوشل میڈیاپرکسی مکروہ چہرنے کوئی گستاخی کی،تواس پیج کے بلاک کرنے کے لئے سب مسلمان یک زباں ہوکرآوازبلندکرتے ہیں،مگرگستاخانہ عبارات کی جن کتب میں بھرمارہے،ان پرسیکڑوں مناظرے اورچیلنج بھی کئے جاچکے ہیں ،کیاان کتب کی اشاعت ایک صحیح العقیدہ ناشرکرسکتاہے یاخودتونہ چھاپےمگراغیارکےمکتبوں سے طلب کرکے کسٹمرکی مانگ پوری کرسکتاہے،علی ھذا القیاس جن مترجمین نے قرآن پاک میں معنوی تحریف کی اوراللہ رب العزت کی شان کے منافی اورنادرست ترجمہ کئے یاانبیاء علیھم السلام کی شان کے خلاف ترجمے کئے،اوراہل بصارت نے بروقت اس کی نشاندہی بھی کی توکیااس کے بعدبھی ایسے تراجم کے سیل کی کوئی گنجائش باقی ہے،''حاشاوکلا'' علاوہ ازیںہا قادیانیوں اورمرزیوں کی کتابیں شائع کرنایاانہیں سیل کرنابھی ایساہے،البتہ مخالف کی تردیدکی ضرورت ہوتوپھرنہیں۔

معروف محقق علامہ ڈاکٹروھبۃ الذحیلی لکھتے ہیں:

☆ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سن ۹۳ ہجری میں اوروفات ۱۷۹ ہجری میں ہوئی ☆

وَ قَدْ تَكُونُ حَرَامًا غَيْرَ صَحِيحَةٍ اِتِّفَاقًا كَالْوَ صِيَّةِ بِمَعْصِيَةٍ .... وَ كِتَابَةِ كُتُبِ الضَّلَالِ وَ الْفَلْسَفَةِ وَسَائِرِ الْعُلُومِ الْمُحَرَّمَةِ۔

کبھی وصیت حرام ہوتی ہے اور (وصیت) کی یہ قسم بالاتفاق غیر صحیح ہے ،جیسے معصیت کی وصیت ۔۔۔اور گمراہی و ضلالت،فلسفہ اور حرام علوم کی کتابوں کی کتابت کی وصیت کی۔(الفقہ الاسلامی وادلتہ،۸ /۲۱،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

''موسوعہ فقہیہ''میں ہے''شافعیہ نے کہا کفر،سحر،نجوم اورفلسفہ کی کتابیں بیچنا جائز نہیں ہے، بلکہ ان کوضائع کرناواجب ہے کیونکہ ان میں مشغول ہوناحرام ہے ۔۔۔حنابلہ نے کہا :اہل بدعت کی کتابیں دیکھنا جائز نہیں ہے،اور نہ وہ کتابیں جوحق اور باطل پر مشتمل ہوں ،اور نہ ان کی روایت کرنادرست ہے کہ اس سے عقائد بگڑنے کا نقصان ہے۔

(موسوعہ فقھیہ ،۳۴ /۱۶-۲۱۸،المجمع الاسلامی الھند)

فقیہ ہندامام احمد رضاخاں رحمۃ اللہ علیہ نے جن کتابوں کے جلانے سے متعلق فتویٰ دیا تھاوہ کتابیں بھی کچھ صاحبان چھاپنے اورسیل کر[illegible]ے نہیں شرماتے۔

فقیہ ہندامام احمد رضاخاں رحمۃ اللہ علیہ ایک کتاب کے متعلق لکھتے ہیں:

[illegible]رہ غوثیہ جس میں غوث علی شاہ پانی پتی کا تذکرہ ہے ضلالتوں ،گمراہیوں بلکہ صریح کفر کی باتوں پر مشتمل ہے،مثلاً غوث علی شاہ جگن ناتھ کی چوکی پر اشنان کرتے ملے کسی نے پہچانا تو بولے کہ اس شخص کے دو باپ تھے ،ایک مسلمان اس کی طرف سے حج کر آیا ہے،دوسرا باپ ایک پنڈت تھا،اس کی طرف سے جگن ناتھ تیرتھ کرنے آیا ہے،ایسی ناپاک بے دینی کی کتاب کا دیکھنا حرام،جس مسلمان کے پاس ہوجلا کر خاک کر دے۔واللہ الھادی الی صراط مستقیم (اللہ تعالیٰ ہی صراط مستقیم کی ہدایت دینے والا ہے۔واللہ سبحانہ وتعالی اعلم ۔(فتاوی رضویہ،۱۵ /۹:۲۷۷ رضافاؤنڈیشن لاہور)

موصوف ایک اور کتاب سے متعلق بھی یہی حکم لکھتے ہیں:

یہ کلمات الحاد ہیں اور حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت جو وہ ملعون حکایت نقل کی ہے محض کذب وافتراء وساختہ ابلیس لعین ہے،توحید ایمان ہے، اور وحدۃ وجود حق اور زعم اتحاد الحاد ،صوفیہ کرام تو صاحب تحقیق ہیں اور ان کے ایسے مقلدین ملحد و زندیق ہیں ،اس کتاب کا جس کے پاس ہو اس پر جلا دینا فرض ہے اور اسے دیکھنا حرام اور اس پر اعتقاد رکھنا کفر

،یہیں سے اس شخص اور اس کے مریدین اور متبعین کا حال ظاہر، واللہ تعالی اعلم

(فتاوی رضویہ، ۱۵ / ۲۸۲؛ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

شیطانی ''ٹونے، ٹوٹکے'' لکھنے والے، یا جعلی عاملوں اور جادوگروں کی کفریات پر مشتمل کتابیں یا امت مسلمہ کے نوعمر افراد کے اخلاق خراب کرنے والے معاشقوں کے کالم چھاپنا اور فروخت کرنا بھی درست نہیں۔

جاری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کل عام وانتم بخیر

نیا سال 2018 مبارک ہو

☆

منجانب: مجلس ادارت ومشاورت مجلہ فقہِ اسلامی کراچی

0333-2376985

سہ ماہی "جی"

مدیر: محمد دین جوہر

ایک فکری سہ ماہی مجلہ.................

اردو ادب اور فکری مباحث سے شغف رکھنے والے علماء وطلبہ مدارس عربیہ کے لئے خاصے کی چیز

ملنے کا پتہ: پرنسپل ایم ٹی بی کالج، منٹھار روڈ، صادق آباد۔ ضلع رحیم یار خان

⋆لایؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من ولدہ والدہ والناس اجمعین⋆